بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۔ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غطبہ نمبر ۴۰

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۴ اخاء ۱۳۴۳ ہش ، ۷ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ، ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۳ ر اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات بھی بے چینی رہی اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

اٰمین اللّٰھم اٰمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تزکیۂ نفس کیلئے باریک اور مخفی بدیوں سے بھی چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے

اس کے بغیر انسان اُن کمالات کا وارث نہیں بن سکتا جو تزکیۂ نفس کے بعد ملا کرتے ہیں

"اب ایک مشکل اَور درپیش ہے کہ انسان موٹی موٹی بدیوں کو تو بآسانی چھوڑ بھی دیتا ہے مگر بعض بدیاں ایسی باریک اور مخفی ہوتی ہیں کہ اوّل تو انسان کو اُن کا علم ہی مشکل سے ہو سکتا ہے پھر اگر علم ہو بھی جاوے تو اُن کا چھوڑنا اور بھی مشکل ہوتا ہے اس کی ایسی مثال ہے کہ تپ محرقہ اگرچہ سخت تپ ہے مگر اس کا علاج کھلا کھلا ہو سکتا ہے مگر تپ دق جو اندر ہی اندر کھا رہا ہے اُس کا علاج بہت ہی مشکل ہے۔ اسی طرح پر یہ باریک اور مخفی بدیاں ہوتی ہیں جو انسان کو بڑے بڑے فضائل کے حاصل کرنے سے محروم کر دیتی ہیں۔ یہ اخلاقی بدیاں ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض، کینہ، حسد، ریا، تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنے لگ جاتا ہے یا اگر چند روز نماز سنوار کر پڑھی اور لوگوں نے اس کی تعریف شروع کی تو ریا اور عُجب، خود پسندی اور نمود پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اصلی غرض جو اخلاص تھی جاتی رہتی ہے اور اگر اللہ جلّ شانہٗ نے اُس کو دولت یا علم دیا ہے یا کوئی خاندانی وجاہت یا عزّت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے اپنے دوسرے بھائی کو (جس کو یہ باتیں میسر نہیں) حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے اور اپنے کسی بھائی سے حسد یا عداوت ہو گئی ہے تو اس کی عیب جوئی پر حریص ہو جاتا ہے۔ پھر تو رات دن اُس کی عیب چینی میں گزرتی ہے یا کسی کا قرب حاصل کرنے کے لئے اپنے بھائی کے عیب اُس کے آگے بیان کرتا ہے تاکہ اس کو نکال کر وہ منصب ضرور حاصل کرے حالانکہ وہ عیب خود اُس میں موجود ہوتے ہیں۔ یہی وہ باریک بدیاں ہیں جن کا ترک کرنا مشکل ہے۔ ایسے ہی تکبر بھی ہے اور وہ مختلف رنگوں میں ہوتا ہے کسی میں کسی رنگ میں اور کسی میں کسی طرح۔ علماء علم کے رنگ میں اس میں گرفتار ہیں علمی طور پر دوسرے عالم کی نکتہ چینی کر کے اُس کو نقصان پہنچانا ذلیل کرنا اور لوگوں کی نظر سے اس کو گرانا چاہتے ہیں رات دن اس کے عیبوں کی جستجو میں رہتے ہیں۔ اس قسم کی باریک بدیوں کا دُور کرنا بہت ہی مشکل ہے مگر شریعت ان باتوں کو جائز نہیں رکھتی۔ ان بدیوں میں صرف عوام ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگ بھی مبتلا پائے جاتے ہیں جو متعارف اور موٹی موٹی بدیاں نہیں کرتے بلکہ عالم، فاضل اور خواص سمجھے جاتے ہیں۔ ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک بات ہے۔ جب تک ان بدیوں کی ظلمت سے نجات حاصل نہ کرلے تزکیۂ نفس پورے طور پر حاصل نہیں ہوتا اور انسان اُن انعامات اور کمالات کا وارث نہیں بن سکتا جو تزکیۂ نفس کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور سے ملا کرتے ہیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

اخبار احمدیہ

—٥ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو تصدیقی فارم بابت کوائف اراکین بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن مجالس نے سالانہ اجتماع ۱۹۶۴ء میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد سے اطلاع بھجوا دی تھی انہیں اس تعداد کے مطابق اور بقیہ مجالس کی نمونۃً ایک ایک کی تعداد میں فارم بھجوائے گئے ہیں۔

جملہ قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ اجتماع میں شامل ہونے والے تمام خدام سے کوائف فارم پُر کروا کر اپنی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں تاکہ ان خدام کے لئے ٹکٹ داخلہ تیار کئے جا سکیں۔

جن مجالس کو صرف ایک فارم بھجوایا گیا ہے وہ اس کی نقول تیار کر لیں۔ امید ہے قائدین ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہوئے جلد فارم بھجوا دیں گے۔ اور حتی الوسع اجتماع کے دن تصدیقی فارم کا مطالبہ نہیں کریں گے۔

(منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع)

—٥ محترم چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سیشن جج بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب پہلے کی نسبت کسی قدر افاقہ ہے۔ گو ابھی پیشاب معمول کے مطابق آنا شروع نہیں ہوا۔ احباب صحت کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—٥ سیکرٹری صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ مطلع فرماتے ہیں ریٹرننگ آفیسر برائے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے جاری کردہ پولنگ پروگرام کے مطابق ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے حلقہ ہائے انتخاب نمبر ۲۲۸ تا ۲۶۱ (بالترتیب ایک حلقہ انتخاب روزانہ) کا پولنگ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۴ء سے ۸ نومبر ۱۹۶۴ء تک دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں ہوگا۔

مستورات بھی مقام مذکورہ پر مقررہ تاریخوں پر پولنگ میں حصہ لیں گی۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

قرآن مجید کی آیت لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ کی پُر معارف تفسیر

ظاہری علوم سے نہیں بلکہ صرف تقویٰ و طہارت سے ہی قرآنی علوم کو حاصل کیا جا سکتا ہے

اگر قرآنی برکات و فیوض سے حصّہ لینا چاہتے ہو تو تقویٰ و طہارت حاصل کرنے کی سچی تڑپ اپنے اندر پیدا کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ جنوری ۲۹ء بمقام جامع مسجد احمدیہ لاہور

فرمایا:-

میں نے اس سال سالانہ جلسہ کے موقعہ پر

قرآنِ کریم کی طرف

دوستوں کو خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ اس وقت بعض دوستوں نے کچھ سوالات کئے تھے اور رقعے لکھ کر دئے تھے لیکن دوران تقریر میں جواب دینا اصل تقریر سے دوسری طرف متوجہ ہو جانا ہوتا ہے اور یہ اصول رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے بھی خلاف ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کوئی بات کر رہے تھے کہ دوسرے شخص نے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ آپؐ نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ اس سے اس نے سمجھا آپؐ ناراض ہیں لیکن جب آپؐ نے کلام ختم کیا تو اسے بلایا اور فرمایا دوران کلام میں بات کرنا درست نہیں۔ اب میں نے وہ بات ختم کر لی ہے تم جو بات کرنا چاہتے ہو کرو۔

میرا اپنا طریق یہ ہے کہ بعض دفعہ جب کوئی سوال موضوع تقریر سے گہرا تعلق رکھتا ہے تو میں اس کا جواب بیان کر دیتا ہوں اور بعض اوقات جب سوال موضوع تقریر سے الگ ہوتا ہے اسے چھوڑ دیتا ہوں جلسہ کے موقعہ پر جب میں تقریر کر رہا تھا تو ایک سوال اگرچہ قرآن کے متعلق کیا گیا تھا مگر میرے مضمون سے تعلق نہیں رکھتا تھا اس لئے میں نے چھوڑ دیا تھا لیکن چونکہ ممکن ہے وہ سوال اور لوگوں کے دل میں بھی پیدا ہوتا ہو اس لئے اب اس کے متعلق بیان کرتا ہوں۔

سوال یہ تھا

کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے لایمسہٗ الا المطھرون کہ قرآن کو پاکیزہ اور مطہر لوگ ہی چھوئیں گے دوسرے لوگ اس تک

پہنچ نہیں سکیں گے مگر ہم تو دیکھتے ہیں دنیا میں گندے سے گندے لوگ قرآنِ کریم کو ہاتھ لگا لیتے ہیں۔ عیسائی۔ ہندو۔ آریہ حتیٰ کہ خدا تعالےٰ کو گالیاں دینے والے اور شرعی طہارت کا قطعی خیال نہ رکھنے والے بھی قرآن کریم کو چھوتے ہیں۔ عیسائیوں نے تو قرآن کریم چھپوائے بھی ہیں پھر اس آیت کا کیا مطلب ہوا جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو اور عیسائی قرآنِ کریم چھپواتے اسے فروخت کرتے اور اس کی تفسیریں لکھتے ہیں۔

بعض نے

اس کا یہ جواب

دیا ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ کوئی ناپاک انسان قرآن کریم کو چھو نہیں سکتا بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ کوئی ناپاک انسان چھوئے نہیں۔ یعنی یہ حکم ہے اور اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ قرآن کریم کو باوضو ہاتھ لگایا جائے۔ اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ گناہگار ہے۔ لیکن نہ تو اس آیت کا یہ مفہوم ہے اور نہ سیاق و سباق کے لحاظ سے یہ مفہوم درست ہے۔ علاوہ ازیں ہم دیکھتے ہیں اس بارے میں صحابہؓ میں بھی اختلاف ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں حائضہ عورت بھی قرآن کریم کو ہاتھ لگا سکتی ہے اور بہت سے آئمہ نے لکھا ہے حائضہ عورت پڑھ بھی سکتی ہے اور پڑھنا بھی کس ہے۔ کیونکہ قرآن کے الفاظ ذہن میں سے گذرتے ہیں۔

بہرحال حائضہ کو کپڑے میں ہاتھ لپیٹ کر قرآن کریم کو چھونے یا بغیر کپڑے کے چھونے بلکہ پڑھنے کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ پھر لایمسہٗ الا المطھرون کا کیا مطلب ہوا۔ اس کے متعلق لوگوں کو بہت سی مشکلات پیش آئی ہیں مگر خدا تعالےٰ نے مجھے اس کے

نہایت لطیف معنی

سمجھائے ہیں۔ میرے نزدیک اس کے دو معنی ہیں۔

ایک معنی تو یہ ہیں کہ سچا اور حقیقی مس یہ ہوا کرتا ہے کہ اس چیز سے تعلق ہو جائے مثلاً محاورہ ہے فلاں کو تو فلاں مضمون سے مس ہی نہیں۔ باوجود اس کے کہ ایک لڑکا مدرسہ میں جاتا ہے پورا وقت کلاس میں بیٹھتا ہے مگر استاد اس کے متعلق کہتا ہے اسے تو فلاں مضمون سے مس ہی نہیں۔ کیا اس پر وہ طالب علم کہہ سکتا ہے کہ استاد کی یہ بات صحیح نہیں۔ کیونکہ میں روزانہ مدرسہ جاتا ہوں اس مضمون کی کتاب میرے ہاتھ میں ہوتی ہے پھر کیونکر مجھے اس مضمون سے مس نہیں۔ بات یہ ہے استاد کے کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسے اس مضمون سے حقیقی لگاؤ نہیں۔ ان نتائج کو وہ حاصل نہیں کر سکتا جو اس مضمون کے پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

تو لایمسہٗ الا المطھرون کے ایک معنی یہ ہیں کہ قرآنِ کریم اپنے ساتھ فوائد لایا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ جو میرے ساتھ تعلق پیدا کرے گا وہ قیامت کو ہی نجات پا سکے گا اگر قرآن کا صرف یہی دعوےٰ ہو تو کوئی یہ کہہ سکتا ہے مرنے کے بعد اگر کوئی فائدہ نہ ہوا تو پھر کیا کریں گے۔ قرآن کریم نے اس سوال کو یوں حل کیا ہے کہ کہتا ہے میں اپنے ماننے والوں اور سچی تعلق پیدا کرنیوالوں کو اسی دنیا میں

انعامات کا وارث

بنا دیتا ہوں۔ یہ ثبوت ہو گا اس بات کا کہ اگلے جہان میں بھی قرآن کے ماننے والوں کو نجات حاصل ہو گی۔

چنانچہ قرآنِ کریم اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے متعلق بتاتا ہے اولٰئک علٰی ھدی من ربّھم واولٰئک ھم المفلحون۔ کہ ایسے لوگوں کو دو باتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ ایسے لوگ ہدایت الٰہی پر سوار ہو جائیں گے۔ ہدایت پر سوار ہونے کا کیا مطلب ہے۔ یہ کہ جس طرح گھوڑا اپنے سوار کے ماتحت ہو جاتا ہے۔ جدھر سوار چاہے اسے پھیر لیتا ہے اسی طرح ہدایت ایسے لوگوں کے تابع ہو جاتی ہے۔ یعنی ایسے انسان کے ذریعہ ہدایت پھیلتی ہے۔ یہ قرآن کریم کی خاص خصوصیت ہے۔ دوسری مذہبی کتابیں تو یہ کہتی ہیں کہ ان کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح ہو جاتی ہے مگر قرآن یہ کہتا ہے اسکی تعلیم پر چلنے والے کو یہ مقدرت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ دنیا میں انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ وہ جدھر رُخ کرتا ہے دنیا اس کے قدموں میں گرتی ہے۔

دوسری بات

قرآن پر عمل کرنیوالوں کے متعلق یہ بیان کی کہ اولٰئک ھم المفلحون۔ جس مقصد کو لے کر وہ کھڑے ہوں گے اسے ضرور پا لیں گے۔ مفلحون کے یہ معنی نہیں کہ بڑے بن جائیں گے اس کا یہ مطلب قرار دے کر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہم تو دیکھتے ہیں قرآن کو نہ ماننے والے دنیا میں حکومتیں کرتے ہیں۔ آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ عزت و شوکت رکھتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں قرآن کو ماننے والے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ پھر فلاح کس طرح ہوئے مگر یاد رکھنا چاہیئے قرآن نے یہ نہیں کہا کہ میرے ماننے والوں کو حکومت مل جائیگی سلطنت حاصل ہو جائے گی۔ ایک وقت اور ایک زمانہ کے لئے یہ بھی کہا ہے کہ حکومت بھی

ملے گی لیکن یہ کہیں نہیں کہا کہ

دنیا کی حکومت

ان قرآن کی تعلیم پر چلنے والوں کا مقصد ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ قرآن سے تعلق رکھنے والوں کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں روحانیت قائم کریں۔ اگر اس میں کوئی کامیاب ہو جائے تو وہ کامیاب ہو گیا۔ چاہے دنیا میں سب سے غریب ہی ہو۔

پس مفلح کے یہ معنے نہیں کہ کوئی مادی چیز مل جائے بلکہ جس مقصد کو لے کر کھڑا ہو۔ اس میں کامیاب ہونے والا مفلح ہے۔ دیکھو

حضرت امام حسینؓ

مارے گئے اور بادشاہ نہ بن سکے۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ ناکام رہے۔ ہرگز نہیں وہ کامیاب ہو گئے اور مفلح بن گئے۔ کیونکہ جس مقصد کو لے کر وہ کھڑے ہوئے تھے اس میں کامیاب ہو گئے۔ ان کے سامنے یہ مقصد تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت کے بعض حقوق ایسے ہیں کہ جسے خدا تعالےٰ کی طرف سے حاصل ہوں۔ انہیں پھر وہ چھوڑ نہیں سکتا اس میں انکو کامیابی حاصل ہو گئی۔ ان کی شہادت کا یہ نتیجہ ہوا کہ گو بعد میں خلفاء ہوئے مگر ان کو خلفائے راشدین نہیں کہا گیا۔ کیونکہ حضرت امام حسین کی قربانی نے بتا دیا کہ خلافت بعض شرائط سے وابستہ ہے یہ نہیں کہ جس کے ہاتھ بادشاہت آجائے وہ خلیفہ بن جائے۔ اس طرح دین کو بہت بڑی تباہی اور بربادی سے بچا لیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو یزید کے سے انسان کے اقوال اور افعال پیش کر کے کہا جاتا یہ اسلام کے خلفاء کی باتیں ہیں اور اس طرح دین میں رخنہ اندازی کی جاتی

پس اپنے

مقصد میں کامیاب

ہونے والا مفلح ہوتا ہے خواہ ایک شہادت چھوڑ سو شہادتیں اسے حاصل ہوں تو فرمایا اولٰئک علیٰ ھدًی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون۔ ایسے انسان کو فلاح نصیب ہو جاتی ہے اور ہدایت اس کے ماتحت آجاتی ہے۔ اس کے کلام میں تاثیر اور برکت اور نور ہوتا ہے۔

یہ قرآن کا دعوےٰ ہے اب سوال ہو سکتا ہے کہ قرآن نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ جو مجھ سے تعلق رکھتا ہے ہدایت اس کے تابع ہو جاتی ہے۔ اور وہ مقاصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ مگر ہم تو بہتیرے مسلمانوں کو دیکھتے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں مگر ان کے متعلق یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ لا یمسہ الّا المطھرون۔ مطہر لوگ ہی اس کے برکات

اور فیوض سے حصہ پاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ جو منہ سے قرآن کے الفاظ نکالے وہ فائدہ اٹھالے یہ مس مطہر لوگوں کو ہی حاصل ہوتا ہے۔

پس یہاں

مس سے مراد

ظاہری طور پر چھونا نہیں۔ ایک نجاست سے بھرا ہوا انسان بھی قرآن کو چھو لیتا ہے۔ اگر وہ مسلمان ہو گا تو گنہگار ہو گا۔ اور اگر کافر ہے تو وہ قرآن کو مانتا ہی نہیں۔ پس لا یمسہ الّا المطھرون کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کی برکات اس کے فضائل اور اس کی رحمتوں سے حصہ نہیں پاتے مگر مطہر لوگ۔ جو لوگ اس کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں وہی اس کی برکات اور رحمتوں سے حصہ پاتے ہیں ایک معنے تو اس کے یہ ہیں

ایک اور معنی

ہیں علمی طور پر نہایت عظیم الشان ہیں اور وہ یہ ہیں کہ دنیا میں کئی ایک کتابیں پائی جاتی ہیں۔ جو اس بات کی مدعی ہیں کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہیں۔ ایسی کتابیں ہندوؤں۔ عیسائیوں۔ زرتشتیوں وغیرہ کی ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم بھی مدعی ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر قرآن کو ان کتابوں پر کیا فضیلت ہے کہ ان کو چھوڑ کر اسے مانا جائے۔ وہ بھی اس بات کی دعویدار ہیں کہ خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں اور قرآن کریم کا بھی یہی دعویٰ ہے اور ہمارے لئے تو اس لحاظ سے بھی مشکل ہے کہ قرآن نے تسلیم کیا ہے کہ خدا کی طرف سے دنیا کی ہدایت کیلئے کتابیں آتی رہی ہیں۔ اس طرح ان کتابوں کا پلہ بھاری ہو گیا کہ قرآن نے بھی ان کے آنے کی تصدیق کر دی مگر ان کتابوں کے ماننے والے قرآن کو نہیں مانتے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں کونسی کتاب ماننی چاہیئے۔ بظاہر قرآن کی اپنی تصدیق سے ان کتابوں کا درجہ بڑھ جاتا ہے۔

قرآن نے اس بات کے لئے کہ یہی کتاب خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ جسے ماننا چاہیئے جو دلائل دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے جو اس آیت میں بیان ہے۔ یہ سیدھی بات ہے کہ ہر انسان اپنا خزانہ اور اپنی قیمتی چیزیں اپنے پیاروں کے لئے محفوظ رکھتا ہے۔ مثلاً انسان اپنی جائداد اپنے وارثوں کے لئے قرار دیتا ہے۔ کوئی شخص یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ اس کی جائداد پر قابض ہو جائیں اور اس کے وارث محروم رہ جائیں۔ اسی طرح سلطنتیں چاہتی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ اموال ان کے ملک میں ہوں۔ اسی بات کے لئے لڑتی ہیں ہمارے ملک میں اسی لئے شورش پیدا ہوتی رہتی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ دوسرے ملک کے لوگ ہمارے ملک سے اموال لے جا رہے

ہیں۔ ان اموال سے ہمارے ملک کے لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ سیدھی بات یہ ہے کہ اگر لنکا شائر بند ہو جائے تو کپڑے کے کارخانے ہندوستان کے زمیندار نہیں چلائیں گے بڑے بڑے سیٹھ ساہوکار ہی ایسے کارخانوں کے مالک ہوں گے۔ اور ممکن ہے کہ اب جو کپڑا سستا ہے۔ اس وقت لوگوں کو مہنگا ملے۔ مگر شور مچانے کے لئے وہ بھی تیار ہیں اور کہتے ہیں۔ ہندوستان کی حکومت ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہو۔ اگر اہل ہند کو حکومت مل جائے تو زیادہ سے زیادہ تین چار ہزار لوگ پارلیمنٹ کے ممبر بن جائیں گے۔ اور باقی سارے لوگ ان کے جوتے کے نیچے ہوں گے۔ مگر وہ بھی حکومت کے ایسے ہی شائق ہیں۔ جیسے وہ لوگ جو اس بات کے امیدوار ہیں کہ وہ پریذیڈنٹ بن جائیں گے یا کوئی اور بڑا عہدہ حاصل کر لیں گے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ لوگ

اپنے ملک کا خزانہ

اپنے لوگوں کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں مذہبی کتب بھی بطور خزانہ ہوتی ہیں۔ جس طرح جسمانی خزانے ہوتے ہیں۔ اسی طرح روحانی خزانے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کو کہیں شفا قرار دیا گیا ہے۔ کہیں پانی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس سے کھیتیاں اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔ ادھر ہم دیکھتے ہیں۔ یہ قانون قدرت بلکہ قانون فطرت ہے کہ اپنا خزانہ اپنوں کو دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اب اگر قرآن خدا تعالےٰ کی کتاب ہے۔ اور یہ روحانی خزانہ ہے۔ تو ضرور ہے کہ یہ خزانہ انہی کو ملے۔ جو اس سے حقیقی تعلق رکھنے والے ہوں اور یہ انہیں کے لئے کھلے جن کو اس کے کھولنے کی جستجو اور شوق ہو۔ اگر اس کے خلاف ہو۔ اور یہ خزانہ اس کے مخالفوں پر کھلے تو یہ خدا تعالےٰ کی کتاب نہیں ہو سکتی۔

انسانی کتابوں میں

تو یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ایک قانون بناتی ہے مگر اس قانون کو گورنمنٹ کی نسبت دوسرے زیادہ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کئی بار "پاؤنیر" اور "سول" نے لکھا ہے۔ مسٹر جناح قوانین سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ کے وزراء کو دبا لیتے ہیں۔ چونکہ گورنمنٹ کا قانون انسانی کلام ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا مخالف موافقین کی نسبت اس کی زیادہ باریکیاں سمجھ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کا کلام جو برکت اور انعام کے طور پر نازل ہوتا ہے۔ اسے خدا تعالےٰ سے تعلق نہ رکھنے والے زیادہ عمدگی سے سمجھ سکیں۔ تو وہ برکت کہاں رہے گی۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں

آسمانی کتاب کے پرکھنے کا گر

بتایا ہے۔ آسمانی کتاب بطور رحمت برکت اور نعمت کے نازل ہوتی ہے۔ اگر غیر لوگ جنہوں نے اس کے احکام کا جوا اپنی گردنوں پر نہیں رکھا۔ اس کے ماننے والوں سے زیادہ اس کی باریکیاں سمجھ لیں تو معلوم ہوا کہ اس خزانے کو دوسرے لے گئے۔ اس لئے فرمایا۔ اس خزانہ پر ایسے محافظ ہیں کہ یہ ماننے والوں کے لئے ہی کھلتا ہے۔ دوسروں کے لئے نہیں مگر انجیل کو دیکھ لو۔ اس کے مفسر وہی لوگ ہیں جنہیں انجیل کے مطابق روحانیت کے اعلےٰ مدارج حاصل نہیں ہیں۔ یہی حال ویدوں کا ہے مگر قرآن کریم کے علوم میں وہی لوگ آگے بڑھے جو تقوےٰ اور طہارت میں بھی اعلیٰ تھے بعض علماء نے قرآن کریم کی جو تفسیریں لکھی ہیں۔ آج مسلمان انہیں چھپاتے پھرتے ہیں۔ تا کہ غیر مذاہب کے لوگ ان کی بنا پر اعتراض نہ کریں۔ لیکن صوفیاء نے وہ وہ باتیں لکھی ہیں۔ جو اس وقت دنیا کو معلوم نہ تھیں۔ اور اب معلوم ہو رہی ہیں۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ

موجودہ دنیا کی عمر

پانچ چھ ہزار سال ہے۔ مگر ابن عربی نے کہا۔ مجھے کشف میں بتایا گیا ہے کہ کئی لاکھ سال سے یہ دنیا ہے اور کئی لاکھ سال سے یہ بنتی چلی آ رہی ہے۔ اب یورپین لوگ ایوولیوشن تھیوری کے ماتحت یہی مان رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے یہ تھیوری ایجاد کی حالانکہ اس کے اصل موجد ابن عربی ہیں۔

اسی طرح ظاہری علماء یہ کہتے رہے۔ کہ غیر تو غیر جو مسلمان بھی دوزخ میں جائے گا۔ پھر وہ نہیں نکلے گا۔ مگر ابن عربی کہتے ہیں

خدا کی رحمت

اتنی وسیع ہے کہ شیطان بھی ہمیشہ ہمیش کے لئے دوزخ میں نہیں رہے گا۔ اور قرآن کریم بھی یہی کہتا ہے۔ پھر عام مفسر تو کہتے رہے کہ سورہ نجم کی آیات میں شیطان نے یہ فقرات داخل کر دیئے تھے۔ تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجیٰ کہ کچھ دیویاں ایسی ہیں جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔ یہ شرک کا کلام شیطان نے (نعوذ باللہ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر قرآن کریم پڑھتے ہوئے جاری کر دیا پھر کہتے ہیں سورہ حج کی ایک آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسے رد کر دیا گیا ہے۔ لیکن ان کے مقابلہ میں ابن عربی نے اس آیت کے یہ معنے کئے ہیں کہ شیطان انبیاء کے راستے میں روڑے اٹکاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ ان کو دور کر دیتا اور نبی کو کامیاب کر دیتا ہے۔

غرض ایک ایک بات صوفیاء کی دیکھ کر حیرت

ہوتی ہے کہ کس طرح انہوں نے بالکل صحیح اور درست بتائی۔ اسی سلسلہ میں اگر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام

دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آج جو ترقیاں فلسفہ اخلاق، تاریخ وغیرہ کی بیان کی جاتی ہیں۔ یہ سب کچھ پہلے قرآن کریم میں بیان ہو چکی ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فلسفہ اخلاق کی ایسی تھیوریاں بیان کی ہیں کہ پہلے لوگ ان کے خلاف تھے لیکن اب امریکہ والوں نے وہ باتیں لکھی ہیں تو ان کی بڑی تعریف کی جا رہی ہے حالانکہ ان سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ باتیں نہایت وضاحت سے لکھ دی ہیں۔ بادلوں کے متعلق پہلے لوگ سمجھتے تھے کہ وہ سمندر سے پانی لے کر آتے اور برستے ہیں حالانکہ قرآن کریم میں صاف لکھا ہے۔ پانی سے بخارات ہوائیں اٹھاتی ہیں اور پھر بادل بوجھل ہوتے ہیں اور برستے ہیں۔ بادلوں کی صحیح تشریح سے پہلے لوگ واقف نہ تھے۔ اب قرآن کریم سے یہ سب کچھ معلوم ہوا ہے مگر یہ باتیں کسی ایسے انسان نے بیان نہیں کیں جو دنیاوی علوم کے لحاظ سے بڑا عالم ہو بلکہ اس شخص نے بیان کی ہیں جسے کسی مدرسہ میں تعلیم نہیں پائی اور جس کے متعلق مخالف یہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ وہ صحیح اردو بھی نہیں لکھ سکتا۔

بات یہ ہے قرآن کریم کے علوم ظاہری علم سے وابستہ نہیں بلکہ نیکی اور تقوےٰ سے وابستہ ہیں۔ آج سے تیس سال قبل بہت سے لوگ ایسے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہتے تھے انہیں اردو بھی نہیں آتی اور عربی دوسروں سے لکھا کر اپنے نام سے شائع کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے مولوی نور الدین آپ کو کتابیں لکھ کر دیتے ہیں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کچھ یہ دعویٰ نہ تھا کہ آپ نے

ظاہری علوم

کہیں پڑھے۔ آپ فرمایا کرتے میرا ایک استاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا اور حقہ لے کر بیٹھ رہتا تھا کئی دفعہ بیٹھک میں اس سے اس کے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی۔ ایسے استاد نے پڑھانا کیا تھا۔ غرض آپ کو لوگ جاہل اور بے علم سمجھتے تھے۔ کئی لوگ اس بات کے مدعی تھے کہ آپ کو کئی سال پڑھانے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اب اس سوال کو جانے دو کہ آپ نے دنیا میں کیا تغیر پیدا کیا مگر اس میں شبہ نہیں کہ سارا اسلامی عالم اس بات کو تسلیم کرتا ہے سوائے ان لوگوں کے جو جہالت تعصب میں حد سے زیادہ مبتلا ہو چکے ہیں کہ اسلام کے دشمنوں کو شکست دینے والے یہی لوگ ہیں جو احمدی کہلاتے ہیں۔

میرے ایک سسرال سے غیر احمدی رشتہ دار ہیں جو معزز عہدہ پر ہیں۔ انہوں نے مجھے خط لکھا کہ قرآن کریم کے مطالب کو بگاڑنے والا تم سے بڑھ کر کوئی نہیں مگر میں یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلام کے دشمنوں کا سر کچلنے کے لئے آپ کی باتیں بہت کارگر ہیں۔ میں نے کہا عجیب بات ہے قرآن بگاڑ کر دشمنانِ اسلام کا سر کچلا ہے یوں نہیں کچلا جا سکتا۔ انہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ آپ اس خط کا جواب نہ لکھیں شاید انہوں نے یہ اس لئے لکھا کہ انہوں نے سخت الفاظ استعمال کئے تھے۔ انہوں نے سمجھا ہو گا میں بھی انہیں سخت جواب دوں گا حالانکہ میں ایسا نہ کرتا۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے جو علوم ظاہر کئے ہیں وہ سمندر ہیں اور دشمن بھی انہیں تسلیم کرتے ہیں۔ جب ترجمۃ القرآن کا پہلا پارہ انگریزی میں قادیان سے شائع ہوا تو فوراً ہی کرسچن کالج لاہور کے پرنسپل اور وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے سیکرٹری مجھے ملنے کے لئے قادیان آئے۔ انہوں نے مختلف امور کے متعلق گفتگو کی۔ انہیں وہ پارہ دیا گیا۔ اس وقت تو انہوں نے اس کے متعلق کچھ نہ کہا لیکن بعد میں سیلون میں تقریر کی جس میں بیان کیا کہ

اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ

ادھر وغیرہ میں نہیں ہو گا جن کی طرف لوگوں کی نظر لگی ہوئی ہیں بلکہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں ہو گا جہاں سے ابھی ابھی میں آیا ہوں اور جہاں سے قرآن کا ترجمہ شائع ہونا شروع ہوا اور وہ قادیان ہے۔

اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی کیا حالت ہے۔

اسی طرح امریکہ کا ایک رسالہ ہے جسے لکھا جب یہ ترجمہ مکمل ہو گیا جو قادیان سے شائع ہونا شروع ہوا ہے تو اس وقت اس بات کا فیصلہ ہو گا کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہو گا یا عیسائیت۔ یہ تو مخالفین اسلام کی رائے ہیں۔ ادھر ملک بھی جو آپ کو جاہل اور بے علم کہتے تھے ان میں سے اکثر یا تو یہ تسلیم کرنے لگے ہیں کہ قرآن کریم کی وہ خدمت آپ نے کی ہے جو اور کسی نے اس زمانہ میں نہیں کی۔ یا یہ کہ قرآن کو بگاڑ کر پیش کرتے ہیں مگر غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فتح انہی کے ذریعہ ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون خواہ کوئی ظاہری علوم میں کتنا بڑھ جائے جب تک تقویٰ و طہارت حاصل نہ کرے گا

علوم نستر آئینہ

ہیں کچھ بھی ہو گا وہی ان علوم کا ماہر ہو گا خواہ وہ دنیوی علوم نہ رکھتا ہو۔ جو روحانی پاکیزگی رکھتا ہو گا اس پر ایسے علوم کھولے جائیں گے کہ دنیا دنگ رہ جائے گی۔

پس قرآن کریم سچائی کا یہ معیار بتاتا ہے کہ جو خدائی کتاب ہو اسکے علوم روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ ہم اس صداقت کو آج بھی پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں میں نے بھی

ہوا۔ میں نے ہائی سکول میں پڑھا مگر میں جماعت میں پاس نہ ہوا۔ حساب سے مجھے مس ہی نہ تھا۔ عربی میں قرآن کریم کا خالی ترجمہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے پڑھایا اور باوجود اس کے مجھے بہت کم عربی آتی تھی۔ آدھا یا ایک پارہ روزانہ پڑھا دیتے اور فرماتے ایک دفعہ قرآن میں سے گزر جاؤ۔ اسی طرح بخاری میں سے انہوں نے گزار دیا۔ اگر میں کوئی سوال کرتا تو فرماتے میاں یہ باتیں خود خدا سکھائے گا۔ اس طرح میرے سوال کو ٹال دیتے۔ کبھی خود کچھ بتانا چاہتے تو بتا دیتے، میرے سوال پر کچھ نہ بتاتے۔ اس طرح پڑھا کر فرمانے لگے مجھے جو کچھ آتا تھا میں نے تمہیں سکھا دیا ہے۔ اس وقت تو میں دیکھتا کہ کس طرح وہ سب کچھ سکھا دیا مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ اس فقرہ میں انہوں نے سب کچھ سکھا دیا کہ خدا خود سکھاتا ہے۔ اگر دل پاکیزہ ہو خدا تعالیٰ سے تعلق ہو تو خدا تعالیٰ قرآن کریم کے علوم خود سکھاتا ہے۔ چنانچہ ایک

وہ وقت بھی آیا

کہ جب حج کے لئے جانے لگا تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کبھی پہلے یہ بات ظاہر نہ کی تھی تاکہ تمہاری ترقی میں روک نہ ہو اب ظاہر کرتا ہوں کہ یوں تو میں نے تمہیں قرآن پڑھایا لیکن کئی معارف قرآنیہ تم سے سنے اور یاد رکھے اور اس طرح تم سے قرآن پڑھا اب چونکہ تم جا رہے ہو اس لئے سنا دیا ہے کہ شاید پھر ملاقات ہو یا نہ ہو۔ تو میرا دعویٰ ہے کہ دنیا کا کوئی شخص اٹھے جو یہ کہے کہ میں قرآن کے معارف اور حقائق بیان کرنے میں مقابلہ کرنا چاہتا ہوں تو میں اس سے مقابلہ کے لئے تیار ہوں وہ خود تسلیم کرے یا نہ کرے دنیا اور حقائق پسند دنیا تسلیم کرے گی کہ جو حقائق اور معارف میں نے بیان کئے ہوں گے وہ بہت بڑھ کر ہوں گے۔

تو قرآن کا علم محض خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتا ہے اور یہ قرآن کریم کی بہت بڑی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ جس کتاب کا علم خدا کے فضل سے حاصل ہو وہی خدا کی کتاب ہو سکتی ہے جسے خدا تعالیٰ اپنے کلام کے حقائق سے واقف ہونے کا مستحق سمجھتا ہے۔ اس پر علم کے دروازے کھول دیتا ہے لیکن جو خدا تعالیٰ سے دور ہوتا ہے اسے یہ کتاب ایسی ہی بدنما لگتی ہے جیسی پنڈت دیانند صاحب کو لگی کہ انہیں اس میں کوئی خوبی نظر ہی نہیں آئی۔

وہ لوگ جو ظاہری علوم کے بڑے بڑے دعوے رکھتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں قرآن کریم کے نکات بیان کرنے میں ایسے ہی ہیچ تھے جیسے کمزور دماغ کا انسان ایک اعلیٰ دماغ کے انسان کے مقابلہ میں ہوتا ہے۔ وہ سوائے اس کے کہ بیہودہ بکتے رہے، غلط تاویلیں کرتے ہوں۔ قرآن کو بگاڑتے ہوں اور کچھ نہ کر سکے۔ آج انہی کی ذریتیں اور ان کے ساتھی تسلیم کر رہے ہیں کہ آپ نے جو حقائق بیان کئے وہ کسی نے بیان نہیں کئے۔

عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل سر سید نے قرآن کریم کی تفسیر لکھنی شروع کی اور قرآنی مطالب کو اس طرح پیش کیا کہ وہ نئی تعلیم کے مطابق معلوم ہوں۔ اسکے مقابلہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے کئی آیات کی ایسی تشریح بیان کی کہ اس وقت یورپ کی تحقیقات اس کے خلاف تھی مگر اب حضرت مسیح موعودؑ کی بیان کردہ کئی باتوں کی تصدیق اہل یورپ بھی کرنے لگے ہیں۔ اور کئی ابھی باقی ہیں۔ کیا عجیب بات نہیں کہ ان کی باتیں تو مٹتی جا رہی ہیں جنہوں نے زمانہ کے حالات کے مطابق لکھی تھیں مگر حضرت مسیح موعودؑ کی فرمودہ باتیں اب مخالف بھی مانتے جا رہے ہیں۔

غرض لا یمسہ الا المطہرون

سچے کلام الٰہی کے پرکھنے کا معیار ہے کہ جتنا کوئی باطنی علوم میں ترقی کرے گا اتنا ہی زیادہ اس کلام کے سمجھنے میں ترقی کرے گا جس کتاب کے متعلق یہ بات پائی جائے گی۔ وہی خدا کی طرف سے ہو گی۔ یہ دوسرے معنی ہیں اس آیت کے۔ یہ معنی نہیں کہ کوئی ناپاک ہاتھ قرآن کو نہیں لگا سکتا۔ یہ مس تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے مسلمان ہونے سے قبل انہوں نے بہن سے قرآن مانگا۔ انہوں نے باوجود ان کے مشرک ہونے کے ان کے ہاتھ میں دے دیا۔

بات یہ ہے کہ

قرآن کریم کی حقیقت

پر واقف ہونے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی محبت اپنے دل میں پیدا کرے اور تقوےٰ و طہارت اختیار کرے۔ آگے اسکے کئی مدارج ہیں۔ کئی لوگ ہوتے ہیں جو اعلےٰ درجہ کو سامنے رکھ کر مایوس ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں۔ ہم اس درجہ کو حاصل نہیں کر سکتے جیسے تندرستی اور صحت کے مدارج ہوتے ہیں اسی طرح روحانیت کے بھی مدارج ہوتے ہیں اور ہر درجہ کے ساتھ معارف تعلق رکھتے ہیں۔ جتنا جتنا کوئی درجہ پاتا جاتا ہے اتنے ہی زیادہ اعلےٰ معارف سمجھنے کی اس میں قابلیت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اگر باوجود کسی کی کوشش اور سعی کے اس میں کمزوری رہ جائے تو اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ایک سپاہی اپنی طرف سے پوری ہمت اور بہادری سے لڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ جرنیل کی طرح کام نہیں کر سکتا تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اسنے ملک کی خدمت نہیں کی۔ اسنے ضروری ہے مگر اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق۔ پس اگر کسی میں

تقوےٰ و طہارت حاصل کرنے کی خواہش

اور تڑپ رکھنے کے اور کوشش کرنے کے باوجود کوئی کمزوری رہ جاتی ہے تو خدا تعالےٰ اسکی کوشش کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اسے بھی اس کا بدلہ دیتا ہے تاکہ اس کا حوصلہ بڑھے اور وہ اور زیادہ کوشش کرے۔ پس کسی کو ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ طہارت اور تقوےٰ میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالےٰ نے اولٰئک علٰی ھدی من ربھم میں یہی بتایا ہے۔ کہ جب انسان میں اخلاص پیدا ہوتا ہے تو اسے سواری ملتی ہے جو اسے آگے لے جاتی ہے۔ اسی طرح اسے اور ترقی ملتی ہے پھر وہ سواری اور آگے لے جاتی ہے +

شذرات

شیخ خورشید احمد

تحریک شدھی اور جماعت احمدیہ

حال ہی میں اخبارات میں ۲۳-۱۹۲۲ء کی تحریک شدھی کے متعلق چند مضامین شائع ہوئے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح متعصب ہندوؤں نے اُس زمانہ میں بڑے وسیع پیمانے پر جاہل مسلمانوں کو ورغلا کر مرتد کرنے کی منظم تحریک شروع کی تھی۔

ان مضامین میں ان مسلمان افراد اور جماعتوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے اس تحریک کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کی کوشش کی لیکن اس ضمن میں افسوس ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذکر کو عمداً بالکل نظر انداز کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اگر کہیں اس کا ذکر کیا بھی گیا ہے تو ایسے انداز سے جس سے ہماری مساعی بے حقیقت نظر آئے۔ حالانکہ جن احباب کو اس تحریک کی تفصیلات کا علم ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ

اگر اس خطرناک تحریک کا مسلمانوں کی طرف سے کسی نے نہایت منظم۔ ٹھوس اور نتیجہ خیز رنگ میں اور کامیاب کے ساتھ مقابلہ کیا تھا تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ تھی۔

آج بے شک تعصب۔ بغض و عناد اور وقتی مصلحتوں کے پیش نظر تحریک شدھی کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کی بے نظیر خدمات پر عمداً پردہ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن جو امر ایک تاریخی حقیقت پر مشتمل ہو اسے بہر حال جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

جماعت احمدیہ نے تحریک شدھی کا جو مردانہ وار مقابلہ کیا تھا اور اس کے جو خوشکن نتائج برآمد ہوئے تھے یہ موقع نہیں ہے کہ ہم اس کی تفصیل کو پیش کریں بطور نمونہ ہم ایک کٹر آریہ سماجی اخبار اور دو مخالف احمدیت مسلمان اخبارات کے اقتباس درج ذیل کرتے ہیں۔ جن سے تحریک شدھی کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کی خدمات پر کسی قدر روشنی پڑتی ہے۔

(۱) مشہور کٹر آریہ سماجی اخبار تیج دہلی نے تحریک شدھی کا ذکر کرتے ہوئے اُسی زمانہ میں لکھا:

"تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس۔ مؤثر اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے۔

...... در حقیقت ہندوستان اور دوسرے ممالک میں شدھی کی تحریک کے لئے سب سے بڑی روک احمدیہ جماعت ہے اور اس روک کو دور کئے بغیر ہمارے لئے پوری پوری کامیابی حاصل کرنا بالکل محال ہے۔"

(اخبار تیج دہلی ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء)

(۲) مولانا ظفر علی خاں کے مشہور مخالف احمدیت اخبار زمیندار نے تحریک شدھی کا ذکر کرتے ہوئے کھلے الفاظ میں یہ اعتراف کیا کہ:-

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص جس ایثار جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصّہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے۔"

(زمیندار ۸ اپریل ۱۹۲۳ء)

(۳) شیعہ اخبار ذوالفقار لاہور نے لکھا:-

"احمدی جماعت قادیانی فتنۂ ارتداد کی روک تھام کے لئے زد پھرے دل سے بڑی مستعدی اور عقیدت مندی کے ساتھ اپنی جماعت کے امام کی فرمانبرداری میں کمربستہ ہے وہ ان مقامات پر جا پہنچے ہیں جن مقامات پر کفر کے بادل چھا گئے ہیں اور گمراہی کی بجلیاں کوند رہی ہیں۔

...... اس جماعت کے تقریباً پچاس مبلغ وہاں پہنچ چکے ہیں اور یہ ایسے مبلغ ہیں کہ

(۱) آمد و رفت کا کرایہ خود خرچ کریں گے۔

(۲) تین ماہ تک اپنے کھانے پینے کا خود خرچ برداشت کریں گے۔

(۳) اپنے عیال کے اخراجات کے لئے بھی کسی قسم کی مدد کے طلبگار نہیں ہونگے۔

(۴) اپنے افسروں کی ماتحتی میں مثل سپاہیوں کے فرمانبردار رہیں گے۔

(۵) وہ پیدل چلنے۔ بھوکے رہنے۔ جنگلوں میں سونے اور مخالفوں کے مظالم سہنے کے لئے ہر طرح تیار ہیں۔ ...... اور یہ لوگ اس وقت نہایت تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں۔"

(اخبار ذوالفقار یکم اپریل ۱۹۲۳ء)

جہاد بالقلم یا جہاد بالسیف؟

جناب محمد اکرم صاحب اپنی مشہور تصنیف موج کوثر میں جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"احمدی جماعت کے فروغ کی ایک وجہ ان کی تبلیغی کوششیں ہیں۔ مرزا صاحب اور ان کے معتقدوں کا عقیدہ ہے کہ اب جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں بلکہ جہاد بالقلم اور جہاد باللسان یعنی تحریری اور زبانی تبلیغ کا زمانہ ہے ان کے عقیدہ سے تمام مسلمانوں کو اختلاف ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ جہاد بالسیف کی اہلیت نہ احمدیوں میں ہے اور نہ عام مسلمانوں میں ......

عام مسلمان تو جہاد بالسیف کے عقیدہ کا خیالی دم بھر کے نہ عملی جہاد کرتے ہیں نہ تبلیغی جہاد۔ لیکن احمدی ...... تبلیغ کو فریضۂ مذہبی سمجھتے ہیں اور اس میں انہیں خاصی کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے۔"

(موج کوثر صفحہ ۱۹۳-۱۹۴)

یہ واقعی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ موجودہ زمانہ میں جس امر کو جہاد سمجھتی ہے وہ اس پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے عملاً کاربند ہے اور اس میں اسے غیر معمولی کامیابی بھی حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن دیگر مسلمان جہاد کے جو معنے سمجھتے ہیں وہ عملاً نہ اسے کرتے ہیں اور نہ کر سکتے ہیں۔ بلکہ اب تو ان میں سے بعض اصحاب بھی جماعت احمدیہ کے موقف کی تائید کرتے ہوئے "جہاد بالقلم" کی اہمیت کو تسلیم کرنے لگے ہیں اور برملا اس امر کا اقرار کرنے لگے ہیں کہ ؎

قلم سے جرأت پیکار بھی لرزتی ہے
قلم کی ضرب سے تلوار بھی لرزتی ہے
قلم کا نور بکھیر و حیات کے پیارو
یہ تیغ بھی ہے سپر بھی عظیم فن کا رو

(ایشیا ۲۲ اگست ۱۹۶۴ء)

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پرواہ

حال ہی میں ۱۸۵۷ء کے زمانہ کے ایک بزرگ مولینا محبوب علی صاحب دہلوی کے کچھ حالات اخبارات میں شائع ہوئے ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ:-

"غدر کے انہی دنوں میں آپ نے انگریزوں کے خلاف جہاد کے فتویٰ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ انگریز سمجھے کہ یہ شاید ہمارا کوئی اپنا بندہ ہے انہوں نے اس کے صلہ میں آپ کو گیارہ گاؤں بطور انعام دینے کی خواہش کی۔ آپ نے پروانہ لے کر چاک کر ڈالا اور کہا کہ "میں نے تمہارے لئے کچھ نہیں کیا تھا۔ میرے نزدیک مسئلہ یونہی تھا۔"

(سید احمد شہید بحوالہ کتاب ارواح ثلثہ)

جو لوگ دنیوی اغراض سے بالا ہوں اور محض للّٰہ خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام پر عمل کرنے اور انہیں پھیلانے کے لئے کوشاں ہوں ان کا کردار واقعی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

اس سلسلے میں سب سے شاندار نمونہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ آپ نے جس بات کو حق سمجھا اس پر قائم ہو گئے اور کسی کی ناراضگی یا خوشی کی پرواہ نہ کی۔ آپ نے انگریزی حکومت کی مذہبی آزادی اور رواداری کی تعریف فرمائی مگر ان کے مذہب کی اتنی پرزور تردید کی کہ ان کے بنیادی عقائد ہی متزلزل ہو گئے۔ نہ انگریزوں کی تعریف کے صلہ میں آپ نے کبھی ان سے فائدہ اٹھایا اور نہ ان کے مذہبی عقائد کی تردید میں کبھی مداہنت سے کام لیا۔ بلکہ جب عیسائی پادریوں نے آپ پر سنگین مقدمے دائر کئے تو آپ نے ان کا بھی مومنانہ عزیمت کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنے موقف پر قائم رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی پادریوں کو زک اٹھانا پڑی اور وہ سر توڑ کوشش کے باوجود آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے اور انہیں محسوس ہو گیا کہ۔ ع

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں

عزیز خدا کا بندہ کیونکر ذلیل ہو سکتا ہے؟

"دیکھو اور غور سے سنو! یہ صرف اسلام ہی ہے جو اپنے اندر برکات رکھتا ہے اور انسان کو مایوس اور نامراد ہونے نہیں دیتا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں اس کی برکات اور زندگی اور صداقت کے لئے نمونہ کے طور پر کھڑا ہوں۔ کوئی عیسائی نہیں جو یہ دکھا سکے کہ اس کا کوئی تعلق آسمان سے ہے ...... اب ان لوگوں کے ہاتھ میں بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جھوٹے مقدمات کئے اور قتل کے الزام دیئے اور اپنی طرف سے ہمارے ذلیل کرنے کے منصوبے گانٹھے مگر عزیز خدا کا بندہ ذلیل کیونکر ہو سکتا ہے۔ جسمیں ان لوگوں نے ہماری ذلت چاہی اسی ذلت سے ہمارے لئے عزت نکلی۔ ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

ہمدردِ نسواںؑ (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے ۱۹/-

زکوٰۃ ـــــ اسلام کا ایک اہم رُکن

زکوٰۃ پنج ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق قرآن پاک میں بڑی تاکید کے ساتھ حکم ہے۔ یہاں تک کہ نماز کی فرضیت کی طرح ادائیگی زکوٰۃ کو بھی فرض قرار دیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کرنے میں دنیائے اسلام میں اپنی مثال آپ ہے۔ ہر احمدی اپنی آمد کا ایک معین حصہ باقاعدگی کے ساتھ اس مد میں ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ جو احباب صاحب نصاب ہیں وہ بڑے فکر سے اپنے پر واجب زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ مگر نظارت ہذا کا تاثر یہ ہے کہ جماعت میں ابھی ایسے افراد موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مگر وہ یا تو مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے یا اپنی بشری کمزوری کے سبب زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ اس طرح وہ ارادۃً یا غیر ارادی طور پر اسلام کے ایک اہم فریضہ کو پس پشت ڈال کر ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔

لہٰذا تمام عہدہ داران مال خصوصاً سیکرٹریان مال (بشمول انسپکٹران بیت المال) کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جماعت کے صاحب نصاب احباب کو اس مسئلہ کی اہمیت سمجھا کر ادائیگی زکوٰۃ کی تحریک فرماتے رہا کریں۔ عہدہ داران لجنہ اماء اللہ اپنی صاحب نصاب بہنوں کو توجہ دلائیں۔

مقدار نصاب

نصاب کی مقدار ۷½ تولے سونا یا ۵۲½ تولے چاندی ہے۔ یعنی جس بھائی یا بہن کے پاس کم از کم اس مقدار کے برابر سونا۔ چاندی خواہ بصورت زیور ہو یا کرنسی نوٹ ہوں۔ نقد روپے خواہ اپنے پاس یا بنک میں ہوں اور ان پر ایک سال گذر جائے تو ان پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ زیور جو اپنے استعمال میں ہوں وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں۔ جو کبھی استعمال میں نہیں آتے یا کبھی کبھی استعمال میں آتے ہیں ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے :-

"جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے۔ کیونکہ وہ اپنے نفس کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔"

(بحوالہ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ)

(نظارت بیت المال)

اعلان برائے پروگرام جلسہ سالانہ

بابت ۱۹۶۳ء

جلسہ سالانہ خواتین کا پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔ جن بہنوں نے اس میں حصہ لینا ہو وہ بلا تاخیر جلد اطلاع بھجوا دیں۔ عنوان تقریر۔ وقت کتنے منٹ لیں گی۔ تلاوت قرآن کریم یا نظم وغیرہ میں حصہ لینا ہو تب بھی مطلع فرما دیں۔

نوٹ :- اس موقعہ پر تقریر میں حصہ لینے والی بہنیں صدر لجنہ مقامی کی معرفت نام بھجوائیں اور تقریر پر بھی صدر لجنہ مقامی کی منظوری ہو۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

حج بیت اللہ شریف

جو احباب حج کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ کتاب "حج بیت اللہ شریف" کا مطالعہ کرکے تشریف لیجاویں تو اُن کو حج کرنے میں آسانی ہوگی۔

قیمت مجلد ـــــ چار روپے ۴/-

ملنے کا پتہ :- ایران ٹریڈ سنٹر کھوری گارڈن ۔ کراچی نمبر ۲

نصرت رائیٹنگ پیڈ

جس پر

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

کا بلاک پرنٹ شدہ ہے

ملنے کا پتہ

نصرت آرٹ پریس ربوہ

ضروری گذارش

بعض احباب اپنا پتہ تبدیل کرواتے وقت نہ تو چٹ نمبر کا حوالہ دیتے ہیں۔ اور نہ اپنا پتہ صاف تحریر فرماتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں بہت دقت پیش آتی ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ آئندہ چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں اور اپنا پتہ بھی صاف اور ستھرا لکھا کریں۔ (مینیجر الفضل)

ہمیشہ

اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے

(جنرل مینجر)

ولادت

برادرم مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶ ستمبر بروز ہفتہ پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین نے شریف احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

(خاکسار بشیر الدین عبید اللہ صدر ۔ حلقہ دار الصدر جنوبی ۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

- ملک عبدالواحد صاحب رہتاسی کمر میں درد اور پاؤں سُن ہو جانے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔
- ولی محمد صاحب مغل پورہ لاہور کی اہلیہ درد پیٹ سے بیمار ہیں ● محترم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن دو تین دنوں سے بیمار ہیں۔ ● محمد عبداللہ خان صاحب کراچی کے والد صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ ● میجر سعید احمد صاحب ملک کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور ڈاکٹر نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ ● اہلیہ نصیر احمد صاحب باجوہ کی والدہ صاحبہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ ● عنایت اللہ صاحب ۵ ماہ سے قتل کے کیس میں ماخوذ ہیں ● محمد سلیمان خان صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کا محکمانہ امتحان عنقریب شروع ہو رہا ہے ● حکیم نور علی خان صاحب محصل حلقہ سول لائن بعارضہ قلب آج کل پھر علیل ہیں ● مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب گولبازار ربوہ کی خوشدامن صاحبہ مکرمہ رشیم بی بی صاحبہ بیوہ راجہ دلاور خان صاحب سکنہ چک نمبر ۲ ضلع گجرات بعارضہ قولنج بیمار ہیں ● محمد صادق صاحب کی والدہ محترمہ عرصہ ایک ماہ سے دماغی عارضہ سے بیمار چلی

بجٹ اور ایجنڈا

تمام مجالس کو بجٹ ۶۴-۱۹۶۵ء اور ایجنڈا برائے شوریٰ پچھلے ہفتہ روانہ کئے جا چکے ہیں۔ جن مجالس کو نہ ملے ہوں وہ فوری طور پر مرکز کو اطلاع دیں۔ تاکہ دوبارہ بھجوا دیئے جائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ھو الشافی

تمام اعضاء رئیسہ کی تقویت کیلئے نہایت زود اثر گولیاں

جوہرِ مقویات

اعلیٰ درجہ کی مقوی اعصاب ہیں۔ قوائے نفسانیہ پر پورا اثر کرتی ہیں۔ جید القوام ہونے کی وجہ سے نوجوانوں کی طاقت اور جسم کو مضبوط بناتی ہیں۔ گرمی اور بہت سی بیماریوں کا علاج ہیں۔ بڑھاپے کے اثر سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اعصابی کمزوری اور بادی کی دردوں کو فائدہ دیتی ہیں۔ قیمت ۳۰ گولی ۵/۰۰ روپے

زنانہ مردانہ علاج کے لئے تحقیقات لکھ کر مشورہ مفت حاصل کریں

احمدیہ دواخانہ ۔ متصل ٹی۔آئی پرائمری سکول ۔ ربوہ

مذہبی کتب

اردو، عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں

اورینٹل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ۔ گولبازار ۔ ربوہ

"خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہنستے ہوئے آگے قدم بڑھاتے جاؤ" (المصلح الموعود)

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی

(اب)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنے کرم فرماؤں کے لئے گوجرانوالہ کے علاوہ لاہور اور لائل پور کے لئے اعلیٰ عمدہ اور نئی بسیں چلا رہی ہے احباب با اخلاق عملہ کی خدمات اور اعلیٰ سروس سے فائدہ اٹھائیں، اور اپنی کمپنی کی حوصلہ افزائی فرمائیں، ٹائم ٹیبل حسب ذیل ہے:-

از سرگودھا برائے لاہور		از لاہور برائے سرگودھا		از سرگودھا برائے گوجرانوالہ		از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	
۱	۴ - ۱۵ بجے صبح	۱	۷ - ۳۰ بجے صبح	۱	۴ - ۰۰ بجے صبح	۱	۸ - ۳۰ بجے صبح
۲	۵ - ۴۵ "	۲	۱۱ - ۱۵ قبل دوپہر	۲	۸ - ۳۰ بجے صبح	۲	۱ - ۳۰ بعد دوپہر
۳	۶ - ۴۵ "	۳	۱۲ - ۳۰ بعد دوپہر	۳	۱ - ۳۰ بعد دوپہر	۳	۶ - ۰۰ شام
۴	۲ - ۴۵ بعد دوپہر	۴	۱ - ۴۵ "	۴	—	۴	—

از لاہور برائے لائلپور		از لائلپور برائے لاہور	
۱ -	۷ - ۳۰ بجے صبح	۱ -	۹ - ۰۰ بجے صبح
۲ -	۱ - ۳۰ بعد دوپہر	۲ -	۳ - ۰۰ شام

چوہدری محمد نواز مینیجنگ ڈائریکٹر

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککروں کو تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے چوہدری منیر احمد صاحب گوکھووال احمدیہ مسیح نگر ہاکر سندھ کہیر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں تریاق چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب ننکانہ صاحب تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں اسی طرح سید عظیم صاحب الہندی ڈپٹی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں ۱۴ شیشی تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے۔ تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کا اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا ہے۔ زخم خارش۔ دھند گیہ گونہ تری روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے مفید ہے چالیس سال کے تجربات سے تیار کیا گیا ہے۔ اسسٹنٹ کیمیکل انگیم صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے اعتماد کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت دی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی۔ قیمت ۵ روپے تولہ۔ نوٹ۔ اب کوئی صاحب سالقہ پتہ پر گڑھی شاہ دولہ صاحب ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں۔

المشتہر مرزا محمد شریف بیگ مینیجر تریاق چشم حویلی مصنف نزد سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ۔

قاعدہ یسرنا القرآن

وقف بنام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

یہ بابرکت قاعدہ حضرت پیر منظور احمد صاحب کی تصنیف ہے اس کے پڑھنے سے چند ماہ میں صحیح قرآن مجید آجاتا ہے۔ ہدیہ قاعدہ مکمل ۶۲ پیسے خورد ۲۵ پیسے چالیس جواہر پارے مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ہدیہ کاغذ سفید عمر عام کاغذ علاوہ ازیں سیپارے بطرز یسرنا القرآن اول تا دہم طلب فرمائیں۔ ہدیہ ۲۔

مکتبہ یسرنا القرآن - ربوہ - ضلع جھنگ

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

کے نئے ماڈل کے جوتے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیاری کی عمدگی اور افراط حرارت دنیا بھر میں مشہور ہیں

اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب کریں

پشاور چھاؤنی کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم عبد الستار صاحب

مسجد احمدیہ سول کوارٹر

عقب ریڈیو پشاور چھاؤنی

سے حاصل کریں۔

(مینیجر)

جملہ حقوق محفوظ

آپ کے بھلے کی بات

اگر آپ خدانخواستہ کسی مرض میں مبتلا ہوں اور اس کی وجہ سے پریشان ہوں تو آج ہی اپنے حالات مکرم سے خاص الخاص دوائی منگوا لیجئے اس طرح آپ کو گھر بیٹھے سستا اور مفید علاج میسر آجائے گا۔ حکیم محمد الطاف احمد کمل الطب داخلہ الطب۔ دواخانہ فضل میانی ضلع سرگودھا۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

تریاق اٹھرا (مرض اٹھرا کی کامیاب دوا) **- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس دس روپے ۱۵**

ہر ایک واقفِ زندگی کیلئے ضروری ہے کہ وہ مزید واقفین زندگی تیار کرے

اگر ہم ایسا کر سکیں تو اشاعتِ اسلام کا کام قیامت تک جاری رہ سکتا ہے

اسلام اور سلسلہ کی ترقی کے پیشِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک اہم نصیحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات اور تقاریر میں اس امر کو بار بار واضح فرمایا ہے کہ اسلام اور سلسلہ کی ترقی ایسے مخلص اور متقی انسانوں سے وابستہ ہے جو خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ پھر یہی نہیں کہ وہ خود واقفین زندگی ہوں بلکہ ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مزید واقفین زندگی بھی تیار کریں جو انتھک محنت کے ساتھ ساتھ دن اور رات دعائیں کر کے اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے والے ہوں یہی وہ طریق ہے جس پر چل کر اشاعت اسلام کے کام کو قیامت تک جاری رکھا جا سکتا ہے۔ ذیل میں حضور کی ایسی ہی ایک نصیحت ہدیہ قارئین کی جاتی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی تبلیغ کے لئے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل جائیں اور اسلام کی اشاعت کریں۔ پھر اس بات کی ضرورت ہے کہ اعلےٰ اخلاص دیانت اور تقوےٰ والے لوگ مرکز میں جمع ہوں اور انھیں مرکزی کاموں پر لگا دیا جائے۔

جو کام اس وقت ہمارے سامنے ہے وہ اتنا اہم اور اتنا عظیم الشان ہے کہ اگر ہزاروں سال اتقیاء، صلحاء اور علماء ایک بہت بڑی تعداد میں اس کا بوجھ اٹھانے کے لئے اپنے کندھے اس کے نیچے رکھیں گے تو یہ کام پوری طرح سرانجام نہیں دیا جا سکے گا۔ اگر چند آدمی سلسلہ کی خدمت بجا لانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں تو یہ کام ممتد نہیں ہوگا اور ہماری جماعت بھی ایک انجمن بن کر رہ جائے گی۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلوں کے کام انجمنوں کے ساتھ نہیں چلتے بلکہ خلفاء اور ان کے ساتھ کام کرنے والے اتقیاء صلحاء اور علماء کے ساتھ چلتے ہیں وہ کام ایسی جماعت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں جو قیامت تک چلتی چلی جاتی ہے اور اس کے ہر فرد کے اندر نہ صرف یہ آگ لگی ہوئی ہوتی ہے کہ اس نے خود دین کی خدمت کرنی ہے بلکہ وہ مزید خدمت کرنے والے لوگ تیار کرتا ہے ہمارے واقفین کو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ جس طرح ہر چندہ دینے والے کے لئے صرف خود چندہ دینا کافی نہیں بلکہ مزید چندے دینے والے تیار کرنے بھی ضروری ہیں اسی طرح ہر ایک واقف زندگی کے لئے مزید واقف زندگی تیار کرنے ضروری ہیں اگر ہم ایسا کر سکیں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اشاعت اسلام کا یہ اہم کام قیامت تک جاری رہ سکتا ہے

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ان میں ہر ایک صلحاء اتقیاء کا طریق اختیار کرے اور دعاؤں میں لگ جائے اور نہ صرف خود دعاؤں کی عادت ڈالے بلکہ یہ احساس دوسروں کے اندر بھی پیدا کرنے کی کوشش کرے، آج وہ لوگ بہت کم ہیں جنہیں دعائیں کرنے کی عادت ہے ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد ایسا ہو جو راتوں کو جاگے اور خدا تعالےٰ کے آگے سجدہ میں گر کر روئے اور سلسلہ کے لئے دعائیں کرے اور دن کے وقت استغفار اور ذکر الٰہی کرے اور یہ عادت اس حد تک اپنے اندر پیدا کرے کہ خدا تعالےٰ کا الہام اور اس کا کلام اس پر نازل ہونے لگ جائے دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جتنا تغیر دنیا میں پیدا کیا ہے وہ صرف کتابوں کے ذریعہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ تغیر اس طرح پیدا ہوا ہے کہ آپ نے رات دن اس کے لئے دعائیں کیں جن کی وجہ سے آپ کے اندر خدا تعالےٰ کا نور پیدا ہو گیا جو شخص اس نور کو دیکھتا تھا اس کے اندر اشاعت اسلام کی آگ لگ جاتی تھی اور پھر وہ آگ آگے پھیلتی جاتی تھی۔

پس تم اس بات پر خوش نہ ہو جاؤ کہ تم نے مولوی فاضل پاس کر لیا ہے بلکہ دعاؤں کی عادت ڈالو اور اتنی دعائیں کرو کہ رات اور دن تمہارا شیوہ ہی دعائیں کرنا ہو۔ تم اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے چلتے پھرتے دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اگر تمہارے کسی ساتھی کی طرف سے کوئی خرابی بھی پیدا ہو گی تو تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی دعائیں اس کا ازالہ کر دیں گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ پس دعائیں کرو بلکہ دعاؤں کی اس طرح عادت ڈالو کہ تمہاری دعاؤں کے ساتھ خدا تعالےٰ کے عرش کے پائے بھی ہل جائیں اور وہ اپنی رحمانیت کے ماتحت اپنے بنائے ہوئے قانون

وسعت رحمتی
کل شیٔ

کی وجہ سے تمہاری دعاؤں کو سنے اور دنیا میں اسلام کی اشاعت کی داغ بیل ڈالے"

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء)

ہے ساعت سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے
(کلام محمود)

متنازعہ مسائل کو منصفانہ اور آبرومندانہ طریقہ پر حل کیا جائے گا

ایوب۔ شاستری ملاقات کے بعد مشترکہ اعلامیہ جاری کر دیا گیا

کراچی ۱۳ نومبر پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے دونوں ملکوں کے بڑے بڑے تنازعات کو خوش اسلوبی پر وقار اور باعزت بنیادوں پر حل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے کل کراچی میں ایک گھنٹہ پچاس منٹ تک بات چیت کی۔ انھوں نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعاون اور دوستی کو فروغ دینے کے لئے جس قدر جلد ممکن ہو مناسب سطح پر بات چیت کی جائے۔

دونوں رہنماؤں نے اس امر پر اتفاق رائے ظاہر کیا کہ پاک بھارت دوستی کے لئے بڑے بڑے متنازعہ مسائل کا حل تلاش کرنا ضروری ہے

بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری کل صبح قاہرہ سے نئی دہلی جاتے ہوئے صبح دس بج کر پانچ منٹ پر کراچی پہنچے۔ انھوں نے یہاں پانچ گھنٹے قیام کیا اور صدر ایوب کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا اور دونوں ملکوں کے اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ اس بات چیت میں صدر ایوب کی امداد کے لئے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد اور بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر میاں ارشد حسین موجود تھے۔ بھارتی وزیر اعظم کی امداد بھارتی ہائی کمشنر مسٹر پارتھا سارتھی اور بھارتی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر جھا نے کی،

وکیلوں کی تنظیموں کو سیاسی طور پر غیر جانبدار رہنا چاہیئے

لائل پور ۱۳ اکتوبر۔ وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے وکیلوں کو تلقین کی ہے کہ انھیں اجتماعی طور پر سیاسی تنظیموں میں سے کسی کی مخالفت یا حمایت نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اس طرح ان کے پیشہ میں کشیدگی پیدا ہو جائے گی وزیر قانون ہائی کورٹ اور ضلع بار ایسوسی ایشن سے خطاب کر رہے تھے۔

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع کی تاریخوں میں تبدیلی

اجتماع ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء کو منعقد ہو گا ان شاء اللہ

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کے پیش نظر مجلس انصار اللہ کا مرکزی اجتماع ۲۹-۳۰ اکتوبر و یکم نومبر کی بجائے ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر ۶۴ء کو بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ۔ تاریخوں کی تبدیلی نوٹ فرمائی جائے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حکومت مولانا مودودی کی رہائی کیخلاف اپیل کریگی

حیدرآباد ۱۳ اکتوبر۔ صوبائی وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن نے کل یہ انکشاف کیا کہ صوبائی حکومت مولانا مودودی اور ان کے ساتھیوں اور مسٹر فرید احمد کی رہائی کے خلاف سپریم کورٹ سے اپیل کرے گی۔ واضح رہے کہ انھیں ہائی کورٹ کے حکم پر رہا کیا گیا ہے جس نے ان کی گرفتاری کو خلاف قانون قرار دیا تھا انھوں نے یہ بھی بتایا کہ حکومت مختلف قوانین میں ترمیم کرے گی تاکہ جو انھیں آئینی دفعہ کے مطابق بنا دیا جائے،

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴